بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خاتم النبیّین

(نوشتہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد مد ظلہ)

ہمارا ایمان ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے مخفی در مخفی تعلقات الٰہیہ کی وجہ سے اس بلند مقام تک پہنچ گئے تھے۔ کہ آپکے رتبہ کا سمجھنا تک نہایت مشکل امر ہے۔ بڑے بڑے عظیم الشان انسان دنیا میں گذرے ہیں۔ جنہوں نے اپنے نفسوں کو ہی پاک نہیں کیا بلکہ قوموں کی قوموں کو سدھار دیا۔ اور جو خدا تعالیٰ کے احکام میں ایسے منہمک ہوئے کہ بس فنا ہی ہو گئے۔ لیکن جس مقام پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قدم مارا اس تک کوئی نہیں پہنچ سکا۔ انسانی زندگی کا کوئی سا پہلو بھی لیلیں آپ بے نظیر ہی معلوم ہوتے ہیں۔ بچپن سے لیکر بڑھاپے تک اور بیکسی و بے بسی کی حالت سے لیکر ایک ملک کے بادشاہ ہونے تک کی مختلف حالتوں میں کوئی پہلو بھی ایسا نظر نہیں آتا کہ جسمیں آپ کے طریق عمل پر کسی قسم کی حرف گیری کا موقعہ ملے بلکہ جہانتک غور کریں کمال ہی کمال نظر آتا ہے۔ اکثر لوگوں میں جنکو بادی النظر میں کامل سمجھا جاتا ہے غور کریں تو بہت سی کمزوریاں پائی جاتی ہیں۔ لیکن یہ ایک رسول صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی ہی ذات ہے کہ نظر کو کتنا ہی باریک کرتے چلے جاؤ آپکی کمزوریاں نہیں بلکہ آپکے کمال ہی کھلتے چلے جائیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ بھی فرماتا ہے کہ:۔ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی یعنے آپ کبھی بھی ہوائے نفس سے کلام نہیں کرتے تھے۔ بلکہ منشاء الٰہی کے ماتحت ہی آپ کے سب کام تھے۔ پھر فرمایا کہ:۔ وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی یعنے آپنے جو کچھ پھینکا وہ آپ کا پھینکا ہوا نہ تھا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے پھینکا تھا۔ اسی طرح ارشاد ہوا ہے کہ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یعنے کہدو کہ میری نماز اور میری قربانیاں اور میری زندگی اور میری موت سب اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہی ہے جو رب العلمین ہے۔ غرضکہ آپنے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے منشاء کے آگے اس طرح ڈالدیا تھا کہ آپ کی ساری زندگی میں ایک نمونہ بھی ایسا نظر نہیں آتا کہ آپ نے کبھی اپنی بڑائی بھی چاہی ہو چنانچہ اسی کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاتم النبیین کے مرتبہ پر قائم کرکے آپ پر ہر قسم کی نبوتوں کا خاتمہ کر دیا۔ اور آئیندہ کے لئے اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کیلئے ایک ہی دروازہ کھلا رکھا گیا ہے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی اتباع کا دروازہ ہے ایک زمانہ تھا۔ جبکہ مختلف ممالک میں مختلف قوموں کیلئے انبیاء آتے تھے۔ اور ایک کا دوسرے سے کچھ تعلق نہ تھا۔ لیکن آپ کی بعثت کے بعد کوئی شخص مامور نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس پر رسول اللہ کی تصدیق کی مہر نہ ہو صلے اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم آپکے کمالات اس حد تک پہنچ گئے ہیں کہ آپ کے بعد کوئی مامور من اللہ نہیں ہو سکتا جبتک کہ اسپر آپ کی اتباع کی مہر نہ ہو بلکہ ہمارا ایمان ہے کہ آپ کے کمالات اعلیٰ سے اعلیٰ ترقیات کی ان منازل تک پہنچ گئے ہیں کہ آپکی اتباع کی برکت سے ... ہو چکے ہیں۔ کہ جو بڑے بڑے انبیاء کا مرتبہ ... (جیسا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل ؑ) اور آپ کا فیض قیامت تک اسی طرح جاری رہیگا۔ کسی نبی کا سو سال کسی کا دو سو سال کسی کا ہزار کسی کا دو ہزار سال تک سلسلہ جاری رہا۔ اور اس کے بعد ان کا نور تاریکیوں کو روشن نہ کر سکا۔ لیکن آپکا نور جب تک کہ دنیا قائم ہے لاکھوں کروڑوں انسانوں کے دلوں کو منور کرتے ہوئے سلوک کے اعلیٰ سے اعلیٰ راہوں کو طے کراتا رہیگا۔ آپکو دوسرے انبیاء ورسل پر ہزاروں فضیلتیں ہیں مثلاً یہ کہ آپ کے لائے ہوئے دین کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔ اور یہ خصوصیت کسی اور مذہب میں موجود نہ تھی۔ بلکہ وہ خاص خاص حالات کے ماتحت ہوتے تھے۔ پھر آپ کے مبارک نام کو کلمہ توحید کے ساتھ شامل کیا گیا ہے جو فضیلت کسی نبی کو نہیں دیگئی۔ یہ بھی آپ کے ختم نبوت پر ایک دلیل ہے۔

آپ پر جس زبان میں کلام الٰہی اترا ہے وہ ابتک زندہ ہے۔ اور قیامت تک زندہ رہے گی یہ فضیلت بھی کسی اور مذاہب کے بانی کو نہیں ملی۔ موسیٰ ؑ مسیح ؑ۔ زرتشت ؑ بدھ ؑ ویدوں کے رشی کسی مدعی رسالت کی زبان اب تک محفوظ نہیں۔ اور کسی ملک میں بھی نہیں بولی جاتی۔ جسکی وجہ سے معلوم ان کی کتب میں اب تک کس قدر تغیر ہو چکے ہیں۔

آپ کو وہ صحابہ ملے کہ کسی اور کو نہیں ملے۔ جانثار سپاہی فرمانبردار مدبر۔ محتاط راوی۔ مخلص حافظ قرآن۔ پاک بیبیاں۔ نیک ذریت۔ کامل خلفاء کوئی چیز بھی تو نہیں کہ جس سے آپ محروم رہے ہوں۔ اور جو آپکی تعلیم کے پھیلنے میں رکاوٹ کا باعث ہوئی ہو۔

اس کی وجہ کہ آپ خاتم النبیین کیوں ہوئے؟ یہ ہے کہ آپ کل صفات الٰہیہ کے مظہر تھے۔ اور پہلے انبیاء ایسے نہ تھے۔ چنانچہ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ:۔ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی یعنے آپ اللہ تعالیٰ سے ایسے قریب ہوئے کہ قوسیں جب ملائی جائیں تو ان کے درمیان فاصلہ رہتا ہے اتنا فاصلہ آپ میں اور اللہ تعالیٰ میں رہ گیا۔ (یعنے کوئی فاصلہ نہ رہا) بلکہ یہانتک کہ وہ بھی نہ رہا اور آپ اس سے بھی قریب ہو گئے یعنے آپنے اپنی کمان رکھی ہی نہیں۔ خدا کی ہی کمان میں اپنی کمان کو داخل کر دیا۔ اور اس طرح جہاں خدا تعالیٰ کا تیر چلا وہیں آپکا چلا۔ اور جسکی حمایت میں چلا آپکا تیر بھی اسی کی حمایت میں چلا تو گویا کل صفات الٰہیہ کے آپ مظہر ہو گئے۔ چنانچہ حدیث شریف میں بھی ہے کہ:۔ اوتیت جوامع الکلم یعنے ہر قسم کے کمالات مجھے دیئے گئے ہیں جس کی تائید قرآن شریف کی اس آیت سے بھی ہوتی ہے کہ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّھَا پس آپ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کے مظہر تھے۔ جنکا تعلق انسان کی ترقیات سے ہے۔ اور قرآن شریف سے ثابت ہے کہ خاص خاص زمانوں میں اور خاص خاص قوموں اور خاص خاص ملکوں میں خدا تعالیٰ کی خاص خاص صفات کا ظہور ہوتا ہے۔ پس پہلے تو یہ ہوتا تھا کہ ایک خاص صفت الٰہیہ کے ظہور کے وقت اس زمانہ کے نبی کے کمالات اس کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ اسلئے ایک اور نبی بھیج دیا جاتا تھا۔ لیکن اب خواہ کسی زمانہ میں کسی ملک یا قوم پر کسی صفت الٰہیہ کا ظہور ہوتا ہو۔ تو رسول صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے کمالات اس صفت کو اخذ کرکے دنیا پر پھیلانے کے لئے موجود ہوتے ہیں۔ اور اس وجہ سے اب کسی ایسے نبی یا رسول کے بھیجنے کی ضرورت نہیں رہی۔ جو آپ سے الگ ہو کر اپنا سلسلہ قایم کرے۔ بلکہ جو کمالات بھی کہ انسان حاصل کر سکتا ہے۔ وہ آپ ہی کے اتباع سے کر سکتا ہے۔

لیکن باوجود ان کمالات کے جو آپ میں پائے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عبودیت ظاہر کرنیکے لئے فرماتا ہے:۔ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓی اَعْقَابِکُمْ تا ایسا نہ ہو کہ وہ کمزور فطرتیں جو آپ سے بہت ادنیٰ درجہ کے انسانوں کو بھی خدا یا خدا کا بیٹا قرار دیتی رہی ہیں۔ آپ کی شان کو دیکھکر آپ کو بھی کوئی ایسا ہی خطاب نہ دیدیں۔ اللّٰھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد وبارک وسلم انک حمید مجید ہ

ملفوظات احمد قادیانی علیہ السلام

ختم نبوت کے متعلق مہدی کا عقیدہ

اور اصل حقیقت جسکی میں علی رؤس الاشہاد گواہی دیتا ہوں۔ یہی ہے۔ کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا نہ کوئی پرانا اور نہ کوئی نیا۔ ومن قال بعد رسولنا وسیدنا انی نبی اور رسول علیٰ وجہ الحقیقۃ والافتراء وترک القرآن واحکام الشریعۃ الغراء فھو کافر کذاب۔ غرض ہمارا مذہب یہی ہے کہ جو شخص حقیقی طور پر نبوت کا دعویٰ کرے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دامن فیوض سے اپنے تئیں الگ کرکے اور اس پاک سرچشمہ سے جدا ہو کر آپ ہی براہ راست نبی اللہ بننا چاہے تو وہ ملحد بیدین ہے۔ اور غالباً ایسا شخص اپنا کوئی نیا کلمہ بنائیگا۔ اور عبادات میں کوئی نئی طرز پیدا کرے گا۔ اور احکام میں کچھ تغیر و تبدل کر دے گا۔ پس بلا شبہ وہ مسیلمہ کذاب کا بھائی ہے۔ اور اس کے کافر ہونے میں کچھ شک نہیں۔ ایسے خبیث کی نسبت کیونکر کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ قرآن شریف کو مانتا ہے“

ہمارا پیشوا

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے

سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے

پہلوں سے خوبتر ہے خوبی میں اک قمر ہے
اس پر ہر اک نظر ہے بدر الدجیٰ یہی ہے

پہلے تو رہ میں ہارے پار اس نے ہیں اتارے
میں جاؤں اس کے وارے بس ناخدا یہی ہے